سیالکوٹی (مجلہ" تحقیق، شمارہ ۴، جلد ۲) کے صفحہ ۲۴ پر سید صاحب کے اساتذہ میں مولانا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور کا نام بھی گنایا ہے۔ مولانا اپنے دور کے جید عالم تھے۔ میرے حقیقی دادا مولوی سید چراغ شاہ صاحب (م ۱۳۰۴) ساکن کشمیری محلہ ان کے شاگرد اور جانشین تھے اور بڑی مدت تک استاد کی جگہ مسجد کبوتراں والی میں درس قرآن و حدیث سے ایک عالم کو فیض یاب کرتے رہے۔ ان کی وفات پر مولانا غلام حسین صاحب ساہو والہ نے فارسی اور مولانا محمد حسن فیضی صاحب نے عربی میں طویل مرثیے لکھے۔

شاہ صاحب کے بیٹے اور میرے حقیقی چچا مولوی نور اللہ شاہ صاحب نور سیالکوٹی (م ۱۹۴۸ء) مصنف چشمہ نوری بھی مولانا سید میر حسن کے ابتدائی شاگردوں میں شامل تھے۔ انہوں نے درس نظامی کی چند ابتدائی کتابیں شمس العلماء سے پڑھی تھیں[۲]۔

(۳)

ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

«۱۸۷۶ء سے لے کر ۱۹۲۷ء تک آپ اپنی بڑی بہن کی قبر پر فاتحہ کے لیے بعد نماز ظہر جاتے رہے»[۳]

ڈاکٹر صاحب نے رجسٹر اموات میونسپل کمیٹی کے حوالہ سے مولانا کی اس بہن کا سال وفات ۱۸۶۷ء درج کیا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰ حوالہ نمبر ۱۶) جو غالباً سہو کتابت ہے۔ صحیح ۱۸۷۶ء ہی ہوگا۔ اگر ۱۸۶۷ء صحیح ہو تو شمس العلماء اور ان کی بہن کے درمیان عمر کا فرق ۲۷ سال بنتا ہے۔ جو ماں جائے بہن بھائیوں میں ناممکن ہے ہاں علاتی بہن بھائیوں میں اس سے بھی زیادہ فرق ہو سکتا ہے۔

حواشی

۱۔ ماہنامہ «دلگداز» لکھنؤ، اپریل ۱۸۸۸ء، ص ۶۳، ۶۴

۲۔ روایت سید مظہر حسین شاہ صاحب، (م ۱۹۷۸ء بعمر ۹۰ سال، حقیقی نواسہ مولوی چراغ شاہ صاحب رحمۃاللہ علیہ)

۳۔ مجلۂ تحقیق، جلد ۲، شمارہ ۴، ص ۲۶

ایک خط

مدیر محترم! سلام مسنون

... مجلہ «تحقیق» پندرھویں صدی ہجری نمبر ارسال کرنے پر بھی بے حد سپاس گزار ہوں - ہم نے اس کے محتویات و مندرجات بالخصوص جناب سید جمیل احمد رضوی کے مقالہ بعنوان «مخطوطات تقویم و ستارہ شناسی» (کتابیاتی جائزہ) کا مطالعہ کیا اور اس سے مستفید ہوئے - پاکستانی علمی مجلات، مخطوطات و کتابشناسی پر بہت کم مقالات شائع کرتے ہیں (غالباً اس موضوع پر لکھنے والوں کی بھی کمی ہے) - رسالہ تحقیق نے اس ادق موضوع کے لیے اپنے صفحات مختص کرکے ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کیا ہے - ہمارے خیال میں علمی رسائل (مثلاً راہنمائے کتاب، آیندہ، آریانا) کا معیار و وقار اس نوعیت کے مقالات سے قائم رہتا ہے - ہمیں ایسے مزید مقالوں کا انتظار رہے گا ...

اوپر جمیل احمد رضوی صاحب کے مقالے کا ذکر ہوا ہے تو اس پر ایک تنقیدی نظر بھی ڈال لی جائے - مقصد محض اصلاح ہے اور ہمیں مجلہ تحقیق کا معیار بھی عزیز ہے - ہم نے اپنے تبصرہ میں «فہرست نسخہ ہای خطی فارسی» تالیف احمد منزوی مطبوعہ طہران جلد یکم سے استفادہ کیا ہے - یہاں اس کا مخفف «نسخہ‌ها» بطور حوالہ درج کیا جائے گا -

۱- عدد مسلسل ۱۷ - پنجاہ باب سلطانی - مصنف شرف الدین الحسینی،
مصنف کا نام ملا رکن الدین بن شرف الدین الحسینی ہے (نسخہ‌ها ۱ : ۲۳۹)

۲- عدد ۴۰ «ربع مجیب» مصنف نا معلوم
یہ رسالہ وہی ہے جو عدد مسلسل ۶۶ کے تحت بھی بعنوان «رسالہ در عمل ربع مجیب آفاق» درج ہوا ہے -

۳- عدد ۴۷ - رسالہ در اعمال ربع مجیب - مصنف نا معلوم
یہ رسالہ غالباً محمود بن محمد بن قاضی زادۂ رومی (م ۹۳۱ھ) کی تصنیف ہے (نسخہ‌ها ۱ : ۱۷۴)

۴- عدد ۴۶ - رسالہ در علم ھیئت - مصنف نا معلوم
یہ میر ابوالفتح سید محمد الہادی (م ۹۵۰ھ) کی تصنیف ہے (نسخہ‌ها ۱:۳۶۹)

۵- عدد ۶۵ - رسالہ در معرفت ارقام تقویم - مصنف حاجی عبدالقادر
یہ عبدالقادر، نظام الدین عبدالقادر رویاتی لاہیجی ہیں - (نسخہ‌ها ۱ : ۲۶۸)